احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 2/اگست 2013ء 23 رمضان 1434 ہجری 2 ظہور 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 176

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

روزہ کی حکمتیں قرآن کریم نے یہ بتائی ہیں۔..........تاکہ تم اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا اظہار کرو اس وجہ سے کہ اس نے تم کو سچا راستہ دکھایا ہے اور تاکہ تم میں شکر کرنے کا مادہ پیدا ہو یعنی ایک فائدہ تو یہ مدنظر ہے کہ تم ان دنوں میں بوجہ سارا دن کھانے پینے کے شغلوں سے فارغ رہنے کے اور مادیت کی طرف سے توجہ کے ہٹ جانے کے اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ کرو گے۔ دوسرے یہ فائدہ مدنظر ہے کہ اس طرح بھوک کی تکلیف محسوس کرکے تمہارے دل میں شکر گزاری کا مادہ پیدا ہوگا۔ کیونکہ انسان کا قاعدہ ہے کہ جب تک اس کے پاس کوئی نعمت ہوتی ہے اس کی اسے قدر نہیں ہوتی جب چھن جائے تو اس کی قدر محسوس ہوتی ہے۔ بہت سے آنکھوں والے آدمیوں کے کبھی ساری عمر ذہن میں نہیں آتا کہ آنکھیں بھی کوئی بڑی نعمت ہیں لیکن جب کسی کی آنکھیں جاتی رہتی ہیں تب اسے معلوم ہوتا ہے کہ آنکھیں اللہ تعالیٰ کی کیسی نعمت ہیں۔ اسی طرح روزہ میں جب انسان بھوکا رہتا ہے اور اسے بھوک کی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ تو تب اسے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسے کیسا آرام بخشا ہے اور یہ کہ اسے اس آرام کی زندگی کو نیک اور مفید کاموں میں صرف کرنا چاہئے نہ کہ لہو ولعب میں۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ کی حکمت یہ ہے کہ لعلکم تتقون تاکہ تم کو تقویٰ حاصل ہو یہ تتقون کا لفظ قرآن کریم میں تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے ایک دکھوں سے بچنے کے معنے ہیں، دوسرے گناہ سے بچنے کے معنوں میں اور تیسرے روحانیت کے اعلیٰ مدارج کے حاصل کرنے کے متعلق۔ پس اس لفظ کے ذریعہ سے تین حکمتیں اللہ تعالیٰ نے روزہ کی بیان فرمائی ہیں۔ پہلی حکمت یہ کہ انسان روزہ کے ذریعہ دکھوں سے بچ جاتا ہے بظاہر یہ امر قابل تعجب معلوم ہوتا ہے کہ روزے سے انسان دکھ سے بچے کیونکہ روزہ سے تو انسان اور بھی تکلیف پاتا ہے مگر جب غور سے دیکھا جائے تو روزہ درحقیقت انسان کو دو سبق دیتا ہے جس سے اس کی قومی حفاظت ہوتی ہے اول سبق تو یہ ہے کہ مالدار لوگ جو سال بھر عمدہ سے عمدہ غذائیں کھاتے رہتے ہیں ان کو اپنے غریب بھائیوں کی تکلیفوں کا جو فاقوں سے دن گزارتے ہیں احساس بھی نہیں ہوتا نہ انہوں نے بھوک کی تکلیف کبھی دیکھی ہوتی ہے نہ بھوک کی تکلیف کا وہ اندازہ لگا سکتے ہیں لیکن (دین) کے حکم کے ماتحت بڑے سے بڑے امراء کو روزے رکھنے پڑتے ہیں اور تب ان کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ بھوک کی تکلیف کیسی ہوتی ہے اور اپنے غریب بھائیوں کی حالت کا صحیح اندازہ ہو جاتا ہے اور ان کی ہمدردی کا جوش دلوں میں پیدا ہوتا ہے اور اس کا نتیجہ قوم کی ترقی اور حفاظت ہوتا ہے اور قوم کی حفاظت درحقیقت فرد کی حفاظت ہی ہوتی ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ (دین) نہیں چاہتا کہ لوگ سست اور غافل ہوں اور تکلیف برداشت کرنے کی ان میں عادت نہ ہو بلکہ وہ یہ چاہتا ہے کہ ضرورت کے وقت وہ ہر قسم کی مشقت برداشت کرنے کی قابلیت رکھتے ہوں اور روزے ہر سال (۔) کے اندر یہ مادہ پیدا کر جاتے ہیں اور جو لوگ (دین) کے اس حکم پر عمل کرنے والے ہوں وہ کبھی عیاشی اور غفلت میں مبتلا ہو کر ہلاک نہیں ہو سکتے۔

دوسرا امر کہ روزوں سے انسان گناہ سے بچتا ہے اس طرح متحقق ہوتا ہے کہ گناہ درحقیقت مادی لذات کی طرف جھکنے کا نام ہے اور یہ قاعدہ دیکھا گیا ہے کہ جب انسان کسی کام کا عادی ہو جائے تو وہ اس کو چھوڑ نہیں سکتا۔ مگر جب اس میں یہ طاقت ہو کہ اپنی مرضی پر اس کو چھوڑ بھی دے تو پھر وہ خواہش اس پر غلبہ نہیں مارتی۔ جب کوئی شخص روزوں میں تمام ان لذتوں کو جو اس کو بعض اوقات گناہ کی طرف کھینچتی ہیں خدا کے لئے چھوڑ دیتا ہے اور ایک مہینہ تک برابر اپنے نفس پر قابو پانے کی عادت ڈالتا ہے تو اس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ ان لالچوں کا مقابلہ آسانی سے کر سکتا ہے جو اسے گناہ کی طرف کھینچتی ہیں۔

تقویٰ کے قیام میں روزوں سے اس طرح مدد ملتی ہے کہ ان دنوں میں چونکہ رات کو کھانا کھانے کے لئے اٹھنا پڑتا ہے زیادہ عبادت اور دعاؤں کا موقع ملتا ہے اور دوسرے جب بندہ خدا تعالیٰ کے لئے اپنے آرام کو چھوڑتا ہے تو خدا تعالیٰ بھی اس کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کی روح کو طاقت بخشتا ہے۔

﴿احمدیت یعنی حقیقی..........، انوار العلوم جلد 8 صفحہ 162﴾

مقبول دعائیں

حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

چار آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی ان کیلئے آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور دعا عرش تک پہنچتی ہے۔ 1۔ والد کی دعا بیٹے کیلئے 2۔ مظلوم کی دعا ظالم کے خلاف 3۔ عمرہ کرنے والا جب تک کہ واپس جائے۔ 4۔ روزہ دار جب تک کہ افطار کرے۔

(بحار الانوار جلد96 صفحہ 256 کتاب الصوم از محمد باقر مجلسی دار الاحیاء التراث العربی لبنان۔ طبع ثالث 1983ء)

داخلہ جامعہ احمدیہ 2013ء

امیدواران برائے داخلہ جامعہ احمدیہ ربوہ کا تحریری امتحان مورخہ 18۔اگست 2013ء کو ہوگا۔

1۔ میٹرک کے رزلٹ سے امیدواران فوری طور پر وکالت تعلیم کو اطلاع دیں۔ (رزلٹ کارڈ کی کاپی، گزٹ کی کاپی یا انٹرنیٹ سے رزلٹ بھی بعد از تصدیق بذریعہ فیکس بھجوایا جا سکتا ہے)

2۔ ایف اے کا امتحان دینے والے امیدواران رزلٹ نکلنے کے بعد فوری طور پر وکالت تعلیم کو اطلاع دیں۔

3۔ ربوہ کے تمام امیدواران کیلئے مورخہ 8۔اگست 2013ء تک وکالت تعلیم تحریک جدید سے اپنی رول نمبر سلپ حاصل کرنا ضروری ہے۔

4۔ ربوہ سے باہر کے امیدواران امتحان کیلئے مورخہ 17۔اگست 2013ء کو صبح 8 بجے وکالت تعلیم تحریک جدید سے اپنی رول نمبر سلپ حاصل کرلیں۔

5۔ تمام امیدواران امتحان کے وقت سند / رزلٹ کارڈ/ سکول، کالج سرٹیفکیٹ اصل اور تصدیق شدہ فوٹو کاپی ساتھ لائیں۔

فون: 047-6211082
فیکس: 047-6212296
(وکیل التعلیم تحریک جدید ربوہ)

دعائیہ فہرست

25 رمضان المبارک تک سو فیصد چندہ وقف جدید ادا کرنے والے احباب اور جماعتوں کی فہرستیں دعائے خاص کے لئے حضور انور کی خدمت اقدس میں 29 رمضان کو پیش کی جائیں گی۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعائیہ فہرست میں شامل ہونے کی سعادت پا کر حضور انور کی دعاؤں کے وارث بنیں۔

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

11

مہمانوں سے خطاب، ممبر آف پارلیمنٹ کی ملاقات، طالبات کے ساتھ سوال و جواب

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

29جون 2013ء

(حصہ دوم آخر)

مہمانوں سے ملاقات

کچھ فاصلہ پر Hon. Mehmet Kilig ممبر نیشنل پارلیمنٹ جرمنی لارڈ میئر ہائڈل برک Dr. Wurzner صاحب۔ میئر Weiterstadt شہر Mr. Rohrbach صاحب اور ملک میسیڈونیا سے جلسہ جرمنی پر آنے والے ممبر نیشنل پارلیمنٹ، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے انتظار میں کھڑے تھے۔

ان چاروں مہمان حضرات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی۔

بعدازاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

جرمن مہمانوں کے ساتھ پروگرام

پروگرام کے مطابق چار بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمن مہمانوں کے ساتھ ایک پروگرام میں شرکت کے لئے مردانہ جلسہ گاہ تشریف لائے۔ جرمنی کے مختلف شہروں اور علاقوں سے آنے والے جرمن مہمانوں کے ساتھ یہ پروگرام کچھ وقت پہلے سے جاری تھا۔

اس پروگرام میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد 1290 تھی۔ جرمنی کے علاوہ دیگر مختلف چالیس ممالک اور اقوام سے تعلق رکھنے والے لوگ اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ ممالک کے نام درج ذیل ہیں۔

میسیڈونیا، مراکش، نائیجر، عرب، ترکی، رشیا، بلغاریہ، البانیا، بوسنیا، مالٹا، اسٹونیا، ہنگری، آئس لینڈ، سپین، بیلجیئم، فرانس، امریکہ، یوکے، ہالینڈ، نیپال، Bahama، صومالیہ، ایتھوپیا، انڈیا، سری لنکا، پاکستان، بنگلہ دیش، آسٹریا، سوئٹزرلینڈ، ایران، عراق، سیریا وغیرہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد پر اس پروگرام کا آخری سیشن تلاوت قرآن کریم اور اس کے جرمن ترجمہ کے ساتھ شروع ہوا۔

حضور انور کا خطاب

بعدازاں چار بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سب سے پہلے میں اپنے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جو جلسہ سالانہ کے موقع پر یہاں تشریف لائے۔ یہ تقریب جس میں آج مجھے اپنے غیر احمدی دوستوں کو ایڈریس کرنے کا موقع مل رہا ہے جلسہ سالانہ جرمنی کا باقاعدہ حصہ بن چکی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

چونکہ آپ میں سے اکثر لوگ مسلمان نہیں ہیں اس لئے میں نے اپنے ایڈریس کیلئے جو عنوان چنا ہے وہ 'اسلام میں خدا تعالیٰ کا تصور' ہے۔ اس موضوع پر سیر حاصل بحث کرنے کیلئے اتنا وقت تو نہیں لیکن پھر بھی میں اسلام کے حقیقی عقائد کی روشنی میں خدا تعالیٰ کی بنیادی صفات کو بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔ اس موضوع کے انتخاب کی وجہ یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ کے متعلق اسلام کی تعلیمات واضح ہو جائیں گی تو اسلام اور مسلمانوں کے متعلق پیدا ہونے والے بہت سے شکوک و شبہات خودبخود ہی دور ہو جائیں گے۔ آج کے دور میں ایک عمومی تاثر ہے کہ اسلام میں جو خدا کا تصور پیش کیا گیا ہے اس کے مطابق اللہ تعالیٰ انتہائی ظالم اور جابر ہے۔ یہ سمجھا جاتا ہے کہ خدا مجبور کرتا ہے اور لوگوں کو سزا دینا اور ان کو واصلِ جہنم کرنا ہی صرف اس کا کام ہے۔ عام خیال یہی ہے کہ اسلام کا خدا ہر گناہ اور غلطی کی سزا ضرور دیتا ہے خواہ وہ غلطی کتنی ہی چھوٹی اور کتنی ہی معمولی ہو۔ لیکن سچ تو یہ ہے کہ یہ عقیدہ انتہائی غلط اور سچائی کے برخلاف ہے۔ وہ خدا جس کی ہم عبادت کرتے ہیں اور جس کے متعلق ہمارا یقین ہے کہ وہ تمام طاقتوں کا مالک ہے وہ ہر لحاظ سے مقتدر اعلیٰ ہے۔ اس ذات کے پاس سب کچھ کر سکنے کی طاقت ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ رحیم بھی ہے۔

اس لئے قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے لوگوں کو خوش خبری دی ہے کہ اس کا رحم اور پیار ہر چیز پر محیط ہے۔ (الاعراف:751)

اسی طرح قرآن کریم کی ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً اللہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے۔ یقیناً وہی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے''۔ (الزمر:45)

پھر ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اور اگر دنیا اور آخرت میں تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتا تو اس (فتنہ) کے نتیجہ میں جس میں تم پڑ گئے تھے ضرور تمہیں ایک بہت بڑا عذاب آلیتا''۔ (النور:51)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خدا تعالیٰ کے لامحدود پیار کی ایک اور مثال یہ ہے کہ اچھے کاموں کا اجر دس گنا ہوگا لیکن غلط کام کی سزا اس کام کے برابر ہی ملے گی۔

یہ چند مثالیں اسلام میں موجود خدا کی حقیقت کو بیان کرتی ہیں۔ کیا یہ مثالیں ظالم اور جابر خدا کا تصور پیش کرتی ہیں یا پھر رعایا پرور اور پیار اور محبت کرنے والے خدا کو پیش کرتی ہیں؟

درحقیقت قرآن کریم میں بے شمار آیات ہیں جن سے ہمیں خدا تعالیٰ کی رحیمیت اور کریمیت اور ربوبیت کا پتہ چلتا ہے۔ میں نے تو چند ایک مثالیں دی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یقیناً یہ بات بھی درست ہے کہ اسلام کہتا ہے کہ جو کوئی بھی نیکی کرتا ہے یا اس کے برعکس کوئی گناہ کرتا ہے تو اسے اس کے مطابق اس کا اجر یا اس کی سزا دی جائے گی۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک آدمی کوئی کام کرے اور اس کی سزا کسی دوسرے شخص کو دے دی جائے۔ جب دنیاوی قوانین میں بھی ہم ایسے قانون کو جس کے مطابق ایک شخص کا بوجھ دوسرے پر ڈال دیا جائے اور ایک کے گناہ کی سزا دوسرے کو دی جائے قبول نہیں کر سکتے تو پھر خدا تعالیٰ کے قوانین میں یہ بات کس طرح ہوسکتی ہے کہ ایک شخص کے جرم کی سزا دوسرے شخص کو مل جائے۔ خدا تعالیٰ کا انصاف اور حکمت بے نظیر ہے اور انسانی عقل اور انسانی سوچ خدا تعالیٰ کے انصاف کا احاطہ نہیں کر سکتی۔

پس ہم یہ کیسے گمان کر لیں کہ خدا تعالیٰ انصاف اور حکمت سے عاری فیصلے کرتا ہے یا پھر انسانی فیصلوں سے کم تر فیصلے کرتا ہے؟ یقیناً اگر کوئی ایسا فیصلہ خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جائے جس کے مطابق گناہ کسی نے کیا ہو اور سزا کسی اور کو ملے تو پھر ہمارے پاس یہ سوچنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہتا کہ خدا تعالیٰ (نعوذ باللہ) ظالم اور ناانصافی کرنے والا ہے۔ مثال کے طور پر غلطی بیٹا کرے اور سزا باپ کو مل جائے۔ ایسا خدا جو اس قسم کی بے انصافی کرے وہ یقیناً ایک غیر منصف اور انتقام لینے والا خدا سمجھا جائے گا۔ تاہم اسلام کا خدا ہر قسم کی بے انصافی اور ظلم سے کلیتاً مبرا ہے بلکہ وہ کہتا ہے کہ اس کا رحم اور پیار انتہائی وسیع اور دور دور تک پہنچنے والا ہے اور اپنی صفات کی وجہ سے وہ ایک بخشنے والا خدا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مزید برآں میں یہ بھی بتا دوں کہ اسلام کا خدا وہ خدا ہے جو سب کا آقا ہے۔ اور ایک آقا کے پاس اپنے نوکروں کو معاف کرنے کا اختیار موجود ہوتا ہے۔ جب اس نکتہ کو سمجھ لیا جائے تو پھر خدا تعالیٰ پر یا اسلام پر یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ اللہ تعالیٰ معاف کیوں کرتا ہے اور مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو رحمت اور مغفرت کی چادر میں کیوں چھپا لیتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم کی مثالیں جو میں نے بیان کیں ان سے میں ثابت کر چکا ہوں کہ چند لوگوں کی طرف سے ''اسلام میں موجود خدا کے تصور'' پر کی جانے والی تنقید صرف ناسمجھی اور غلط نظریات کی بناء پر ہے اور ایسے نظریات یا تو کم علمی کی وجہ سے قائم ہوتے ہیں یا پھر اسلام کو غیر ضروری طور پر بدنام کرنے اور اس کی بے حرمتی کرنے کی خواہش رکھنے کی وجہ سے قائم ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ میں خدا کی ان صفات کے متعلق کچھ کہوں گا جو قرآن کریم کی پہلی سورۃ میں بیان ہوئی ہیں اور یہ سورۃ ایک مسلمان اپنی ہر فرض نماز میں پڑھتا ہے اور ان دعاؤں میں بھی اس سورۃ کی تلاوت کرتا ہے جو وہ نمازوں کے علاوہ کرتا ہے۔ اس وقت اس کو تفصیل کے ساتھ تو بیان نہیں کر پاؤں گا مگر ان بنیادی صفات کا خاکہ آپ کے سامنے رکھوں گا۔

قرآن کریم کی سب سے پہلی سورۃ میں ذکر ہے کہ 'آپ کا رب اللہ ہے' اور لفظ 'اللہ' کا مطلب

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

ایسی ہستی ہے جو ہر قسم کی کامل صفات کی مالک ہے اور ہر قسم کے نقائص اور عیوب سے مبراء ہے۔ وہ ان تمام صفات اور صلاحیتوں کا واحد مالک ہے جن کا انسانی سوچ احاطہ کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار صفات ایسی ہیں جن کو انسان اپنی محدود عقل کی وجہ سے سمجھنے سے قاصر ہے۔ لفظ ’اللہ‘ ایک امتیازی نام ہے جو صرف ایک ایسی کامل ہستی کو بیان کرنے کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے جو نہ صرف ہر قسم کے ظاہری و باطنی نقائص سے مبراء ہے بلکہ جو ہر قسم کی کامل صفات اور حسنات کی مالک ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک کامل ہستی ہے تو اس دعویٰ کی بنیاد حقیقت پر قائم ہوتی ہے۔ کیونکہ ’کمال‘ کی تعریف دو بنیادی خصوصیتوں پر مبنی ہے۔ سب سے پہلے تو کسی بھی چیز کے کامل ہونے کیلئے اس کی خوبصورتی اور اس کی ظاہری شان کا بے داغ اور بے عیب ہونا ضروری ہے۔ دوسرا جب کوئی چیز یا کوئی ہستی کامل ہونے کا دعویٰ کرتی ہے تو اس کا دوسروں پر فضل و رحم اور احسانات بے مثل ہونے چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ہم دیکھتے ہیں کہ زمین و آسمان میں موجود ہر چیز کی خوبصورتی اور شان و شوکت میں دراصل خدا تعالیٰ کے حسن اور خدا تعالیٰ کے اپنی مخلوق پر احسان کا عکس ہی ہے جو اس کی کاملیت کا ایک واضح ثبوت ہے۔ جب ہم ان افضال اور انعامات کا مشاہدہ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسانیت پر کئے ہیں تو قدرتی طور پر یہ بات ہمیں اس کے ان احسانات اور افضال کی طرف لیجاتی ہے جو اس نے ہم پر کئے ہیں۔

قرآن کریم نے اس کو مزید بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت، فضل اور احسان کی کوئی نظیر نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خدا تعالیٰ کی بنیادی اور اہم صفات میں سے ایک صفت یہ ہے کہ وہ تمام جہانوں کا رب ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہی ہے جو تمام لوگوں کو پالتا ہے اور ان کو زندگی کے سامان فراہم کرتا ہے۔ وہ ہر قسم کی ضروریات پوری کرتا ہے اور بلا کسی امتیاز کے تمام لوگوں کو زندہ رہنے کے سامان مہیا فرماتا ہے۔ اسلام کے مطابق خدا عالمِ کُل کا خدا ہے۔ وہ مسلمانوں کا خدا ہے تو ان کے جینے اور زندگی گزارنے کے سامان مہیا فرماتا ہے۔ وہ عیسائیوں اور یہودیوں کا بھی خدا ہے اور ان کو وہ سب کچھ مہیا فرماتا ہے جس کی ان کو اس دنیا میں ضرورت ہے۔ ہندوؤں کا بھی وہی خدا ہے، سکھوں کا بھی وہی خدا ہے غرضیکہ تمام مذاہب اور مکاتبِ فکر رکھنے والے لوگوں کا وہی خدا ہے جو سب کی پرورش کرتا ہے اور انہیں زندگی کے تمام سامان فراہم کرتا ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ان تمام لوگوں کو بھی زندگی کے سامان مہیا فرماتا ہے جو اس پر یقین نہیں رکھتے اور سمجھتے ہیں کہ جو کچھ بھی ان کے پاس ہے وہ ان کی اپنی کوششوں کا نتیجہ ہے یا پھر اس کی وجہ سائنسی ترقی ہے۔ جبکہ ایک حقیقی مسلمان سمجھتا ہے کہ سائنسی ترقی بھی بلاواسطہ اس خدا کے فضل و احسان کا نتیجہ ہے جس نے قوانین قدرت کے مطابق محنت اور تلاش کا اجر مقرر کر دیا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے قانون قدرت کی وجہ سے جو کوئی بھی کوشش کرتا ہے اس کو اس کی کوششوں کا اجر دیا جاتا ہے۔ یہ وہی خدا ہے جس نے انسان کو بہت سی صلاحیتوں اور قابلیتوں سے نوازا ہے تا وہ خدا تعالیٰ کے انعامات اور افضال میں سے حصہ لے سکے اور ان سے فائدہ حاصل کر سکے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلام کے خدا نے کہا ہے کہ جس طرح وہ انسان کی پرورش کیلئے خوراک اور پانی مہیا کرتا ہے اسی طرح وہ ان کی حفاظت کیلئے علاج اور شفاء بھی فراہم کرتا ہے۔ اس نے ہمارے فائدے کیلئے بعض مخصوص چیزوں میں بیماریوں کا علاج بھی بتایا ہے۔

ایسے مواقع بھی آتے ہیں جب اللہ تعالیٰ از خود انسان کو یہ علاج بتلاتا ہے۔ ایسے مواقع پر کوشش اور محنت کا قانون کام نہیں آتا بلکہ ان حالات میں خدا تعالیٰ خود انسان کی رہنمائی کر دیتا ہے۔ میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں کہ کچھ عرصہ پہلے ایک احمدی خاتون کو رِحم کا کینسر ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا اور کہا کہ اس بیماری کا کوئی علاج نہیں ہے۔ بلکہ انہوں نے کہا کہ اس خاتون کے پاس بہت تھوڑا وقت بچا ہے اس لئے اس کو واپس گھر چلے جانا چاہئے اور آخری انتظامات کر لینے چاہئیں۔ جب وہ خاتون گھر لوٹی تو ڈاکٹرز کی پیشگوئی کے باوجود اللہ تعالیٰ جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کو زندگی بخشی نے حیران کن طور پر اس خاتون کا از خود علاج کیا۔ ایک رات خواب میں اس نے ایک جڑی بوٹی دیکھی جو پاکستان کے اس علاقہ میں اُگتی ہے جہاں وہ پہلے رہتی تھیں۔ اس خاتون نے خواب میں دیکھا کہ وہ **جڑی بوٹی خاتون کے سامنے ظاہر ہوئی اور اس بوٹی میں سے آواز آئی کہ ”میں تمہارا علاج ہوں۔ مجھے استعمال کرو“۔** اس خواب کے نتیجہ میں اس عورت نے اس بوٹی کو بطور علاج کے استعمال کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا کینسر بالکل ختم ہو گیا۔ اس کے ڈاکٹرز جو تمام امیدیں ترک کر چکے تھے حیران و ششدر ہو کر رہ گئے اور کہنے لگے کہ یہ واقعی ایک معجزہ ہے۔ اس خاتون نے جس کو اللہ تعالیٰ نے از خود شفاء عطا فرمائی تھی ہمارے ایک احمدی ڈاکٹر کو اپنے اس واقعہ کے متعلق بتایا اور تب سے احمدی ڈاکٹروں نے اپنے مریضوں کو چھاتی اور رِحم کے کینسر کے علاج کیلئے یہ بوٹی بطور نسخہ دینی شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے انتہائی مثبت نتائج نکلے اور بے شمار خواتین نے اس خوفناک بیماری سے چھٹکارا حاصل کیا۔ یوکے میں مقیم ہماری ایک احمدی خاتون ڈاکٹر اب اس بوٹی کے اوپر تحقیق کر رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک نہایت امید افزا نتائج سامنے آرہے ہیں۔ پس یہ خدا تعالیٰ کے انسانیت کو پالنے کے طریقے ہیں اور اس طرح سے وہ اپنی مخلوق کی حفاظت فرماتا ہے۔ اسی طرح ان گنت دوسری چیزیں ہیں جن سے تمام انسانیت فائدہ حاصل کر رہی ہے خواہ وہ ہوا ہے جس میں ہم سانس لے رہے ہیں، خواہ وہ پانی ہے جو ہم پیتے ہیں یا روشنی ہے یا دن ہے یا رات۔ یہ تمام چیزیں اور اسکے علاوہ بھی بے شمار چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عطا فرمائی ہیں۔ درحقیقت یہ چیزیں صرف بنی نوع انسان کو مہیا نہیں کیں بلکہ خدا کی تمام مخلوقات کیلئے ہیں۔

پس یہ خدا تعالیٰ کی پہلی صفت ہے جو قرآنِ کریم کی پہلی سورۃ میں بیان ہوئی ہے۔ جب ایک حقیقی مسلمان اس صفت کے متعلق آگاہی حاصل کرتا ہے تو ایک طرف تو وہ قدرتی طور پر ان احسانات و انعامات کا تذکرہ کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو بطور لازمۂ حیات عطا فرمائے ہیں اور دوسری طرف وہ اس نتیجہ پر بھی پہنچتا ہے کہ اسلام کا خدا ہر شخص کا خدا ہے اور وہ خدا مذہب سے بالا ہو کر تمام لوگوں کیلئے زندگی کے سامان مہیا فرماتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک حقیقی مسلمان کو اس بات کا اندازہ ہے کہ بنی نوع انسان اور تمام جاندار خدا تعالیٰ کی مخلوق کا حصہ ہیں۔ اس لئے ہر ایک مسلمان پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ تمام بنی نوع انسان کا خیال رکھے، ان کے ساتھ نرمی کا سلوک روا رکھے اور ہمیشہ ان کو فائدہ پہنچانے کا سوچے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی صفت ”رب العالمین“ کا صحیح ادراک کس رنگ میں ایک حقیقی مسلمان کو اِس اصول کے مطابق زندگی گزارنے کی ترغیب دیتا ہے کہ خدا تمام لوگوں کا خدا ہے۔ اس صفت کو سمجھ لینے کے بعد ایک مسلمان صرف یہی سیکھتا ہے کہ بنی نوع انسان کی خدمت کرنا اور ہر ایک کیلئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کو فائدہ پہنچانا اس کا فرض ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘ کا نعرہ بلند کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اب میں مختصراً خدا تعالیٰ کی دوسری صفت کا جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے ہمیں بتلایا ہے ذکر کروں گا۔

”رب العالمین“ ہونے کے علاوہ اللہ تعالیٰ ”رحمان“ بھی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین نہیں رکھتے وہ مسلمانوں سے سوال کرتے ہیں کہ وہ خدا جس کو تم رحمان کہتے ہو کون ہے؟ اس کے جواب میں قرآن کریم فرماتا ہے کہ ان کو بتانا چاہئے کہ رحمان خدا وہ خدا ہے جو تمام رحمتوں کا منبع ہے اور جو تمام اچھائیوں کا سرچشمہ ہے۔ یہ رحمان خدا ہی ہے جس نے اس کائنات کو پیدا کیا ہے اور اس میں سورج، چاند، ستارے اور سیارے تخلیق کئے ہیں۔ یہ سب صرف مسلمانوں کے فائدے کیلئے پیدا نہیں کئے گئے بلکہ بغیر کسی تعصب اور فرق کے تمام مخلوقات کیلئے پیدا کئے ہیں۔ وہ تمام لوگ جو اس بات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں اور جو حقیقت میں رحمان خدا پر یقین رکھتے ہیں اور اس کے فضل و کرم کی وسعت کا احساس رکھتے ہیں وہ اس کے لئے شکر کے جذبات میں گھرے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ انتہائی عاجزی کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں اور رحم دلی اور احسن طور پر رہتے ہیں۔ وہ کسی کو کوئی دکھ یا تکلیف نہیں پہنچاتے اور اگر کوئی ان سے غصہ یا سختی سے پیش آتا ہے تو وہ پُروقار طریق سے محبت اور سلامتی کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ وہ گالیوں اور ملامتوں کا جواب صرف دعاؤں سے دیتے ہیں۔ پس وہ اپنے اندر ایسی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ رحمان اور محبت کرنے والے خدا کا مظہر ہوتی ہیں۔ بالفاظ دیگر وہ ہمیشہ دوسروں کے ساتھ نیکی کرنے اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش میں لگے ہوتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کا رحم اور فضل بہت وسیع ہے۔ پس اسی طرح وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں وہ بھی رحمدلی اور محبت کے اعلیٰ نمونوں کا اظہار کرتے ہیں اور یقیناً ایسے ہی ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی جو تیسری بنیادی صفت قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے وہ اس کا رحم ہے۔ جہاں خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت کا مطلب ہے کہ اس کا فضل و کرم ساروں کے لئے برابر ہے وہاں اس کی صفت رحیمیت انسان کو انفرادی طور پر اس کے اعمال کی بنیاد پر جزا دیتی ہے۔ رحیم ہونے کے باعث وہ ان لوگوں کو بہترین جزاء عطا فرماتا ہے جو اس کے احکامات کی پابندی کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہر اس شخص کو اجر سے نوازتا ہے جو اچھائی کے رستہ پر چلنے کی کوشش کرتا ہے۔

رحیم و کریم خدا ہونے کے ناطے وہ انسانی کوششوں میں ہونے والی غلطیوں سے درگزر

فرماتا ہے اور ان کی پردہ پوشی بھی فرماتا ہے اور کسی بھی انسان کی کوشش کو رائیگاں نہیں جانے دیتا بلکہ وہ اس کوشش کی قدر کرتا ہے اور اسے اسکا اجر دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص خداتعالیٰ کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرے تو وہ اسے حقیقی طور پر معجزانہ رنگ میں جزاعطافرماتا ہے اور اس شخص کی دعاؤں کو سنتے ہوئے معجزات ظاہر کرتا ہے۔ ہم احمدی (-) بلاشک وشبہ مسلسل خداتعالیٰ کی طرف سے معجزات کا مشاہدہ کررہے ہیں۔ مثال کے طور پر بے شمار واقعات ایسے ہیں جب ڈاکٹروں نے تمام امیدیں چھوڑ دیں اور کہا کہ مریض کی موت یقینی ہوچکی ہے۔ لیکن اس کے باوجود جب احمدی اپنے رب کے آگے جھکے اور اس کے رحم کے طلبگار ہوئے تو بیمار شفایاب ہوکر صحت مند ہوگئے۔ میں ایک احمدی خاتون جس کو کینسر تھا کی مثال پہلے بھی دے چکا ہوں۔ پس جب اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں تو وہ بلاتخصیص تمام ڈاکٹروں کو ششدر کردیتے ہیں اور وہ تسلیم کرتے ہیں کہ اس قسم کی شفاء یقیناً ایک خالص معجزہ ہے۔ پس اس لحاظ سے ہمارا خداتعالیٰ کے معجزات پر کامل یقین ہے اور یہی زندہ خدا ہے جو (دین) نے پیش کیا ہے۔ یہ اس کی صفت رحیمیت کا نتیجہ ہی ہے کہ خداتعالیٰ کی ہستی کے متعلق ہمارے ایمان ہر قسم کے شک وشبہ سے محفوظ ہیں۔ وہ ہماری دعاؤں کو قبولیت بخشتے ہوئے اپنی ہستی پر ہمارے ایمان و ایقان کو مضبوط کرتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلام کے مطابق خداتعالیٰ کی چوتھی بنیادی صفت مالک یوم الدین۔ وہ جزاء اور سزاء کا مالک ہے۔ خداتعالیٰ کی اس صفت کا تعلق صرف آخرت کے ساتھ نہیں ہے بلکہ اس دنیا میں بھی خداتعالیٰ کی طرف سے جزاء اور سزاء ہے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ آخرت میں لوگوں کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ ان کے اچھے اعمال کی ان کو جزاء ملے گی اور غلطیوں کی سزا ملے گی۔ دنیاوی نظام میں جزاء اور سزاء کے فیصلہ کی بنیاد مساوات پر رکھی جاتی ہے جبکہ اسلام نے سکھایا ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا مالک ہے اس لئے وہ دنیاوی قانون کا پابند نہیں ہے کہ وہ ضرور ہر برے فعل کی سزادے۔ درحقیقت جب خداتعالیٰ کی عظمت، رحمانیت اور رحیمیت جیسی صفات حرکت میں آتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی ایک نیکی کے بدلہ میں بھی کلیتاً بخش سکتا ہے۔ خداتعالیٰ کی رحیمیت کی مثال رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں بھی ملتی ہے جہاں آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے سو قتل کردیئے اور ایسا کرنے کے بعد بالآخر وہ اپنے گناہوں پر تائب ہوگیا۔ وہ واقعتاً اپنے کئے پر شرمندہ تھا اس لئے سچی توبہ کی تلاش میں نکل پڑا۔ مگر وہ راستہ میں ہی وفات پا گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کے آخری فیصلہ پر خوش ہوگیا اور اس کے تمام گناہ بخش دیئے اور اسے جنت میں داخل کردیا۔ اس واقعہ میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور ملکیت کی صفت نے کام دکھایا۔ پس اسی طرح اللہ تعالیٰ انسان کے بہت سے عیوب اور غلطیوں کو نظرانداز کردیتا ہے اور ان کے ساتھ جڑے نقصانات اور منفی نتائج سے محفوظ رکھتا ہے۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم کی بدولت انہی غلطیوں کے مثبت اور مفید نتائج پیدا فرمادیتا ہے۔ پس یہی اللہ تعالیٰ کے بنائے اور انسان کے بنائے ہوئے قوانین میں فرق ہے کیونکہ انسان کے بنائے ہوئے قانون میں جرم اور غلطیاں سزا پر ہی منتج ہوتی ہیں۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے خلاصۃً قرآن کریم میں اپنی ہستی کے ثبوت کے طور پر اپنی ان چار بنیادی صفات کا ذکر فرمادیا۔ پس ہمیں اس خدا کی پرستش کا حکم دیا گیا ہے جو ان صفات کا مالک ہے۔ جب کامل صفات کے مالک خدا کی خالص عبادت کی جائے تو تب ایک نئی طرز سے خداتعالیٰ کے روحانی معجزات دیکھنے کا تجربہ حاصل ہوتا ہے۔ میں یہ بھی بتادوں کہ اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کو یہ صفات اپنانے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ جہاں ایک طرف ایک حقیقی مسلمان اللہ تعالیٰ کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرتا ہے وہاں وہ دنیا میں امن اور مفاہمت پیدا کرنے کا ذریعہ بن کر بھی دکھاتا ہے۔ ان چند الفاظ کے ساتھ میں امید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ آپ کو اسلام میں موجود خدا کے حقیقی تصور کی کسی حد تک سمجھ آگئی ہوگی۔

آخر میں میں آپ سب کا جو یہاں تشریف لائے شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل نازل فرمائے۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چار بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔

ممبر پارلیمنٹ کی ملاقات

ملک Mecedonia سے آنے والے ممبر پارلیمنٹ Dr. Mile Pachemski اپنی اہلیہ اور ایک بیٹے کے ساتھ آج کے اس پروگرام میں شامل تھے اور انہوں نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جرمن و دیگر مہمانوں سے یہ خطاب سٹیج پر بیٹھ کر سنا۔

خطاب کے بعد جب حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس تشریف لے جانے لگے تو موصوف نے حضورانور کی خدمت میں میسیڈونیا کا قومی پرچم، سکندر اعظم کی تصویر اور میسیڈونیا کے بارہ میں کتب کا تحفہ پیش کیا اور حضورانور کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اپنی طرف سے اور اپنی قوم کی طرف سے حضور کی خدمت میں سلام اور نیک تمناؤں کا پیغام پیش کرتا ہوں۔ حضورانور سے ملاقات میرے لئے ایک اعزاز ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے جلسہ پر آنے کا شکریہ ادا کیا اور Life of Mohammad اور بعض دیگر کتب ان کو عطا فرمائیں۔

موصوف نے کہا کہ انہوں نے احمدی اور دیگر ...... میں فرق کو دیکھا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ہر ملک میں اسی طرح Active ہو اور میں چاہتا ہوں کہ جماعت کی میسیڈونیا میں ہر ممکن مدد کروں۔ تاکہ آپ کی مشکلات دور ہوں۔ انہوں نے جلسہ کے تمام انتظامات پر خوشی کا اظہار کیا اور جلسہ کے ماحول کو بہت پسند کیا۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

طالبات کے ساتھ پروگرام

آج پروگرام کے مطابق جرمنی کی مختلف یونیورسٹیز اور کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کا حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک پروگرام رکھا گیا تھا۔

آٹھ بجکر پینتیس منٹ پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس پروگرام میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ تنزیلہ خان نے کی اور عزیزہ امتہ المصور نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ بعدازاں عزیزہ صادقہ Reksin نے اس کا جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

بعدازاں پروگرام کے مطابق عزیزہ ناصرہ رانا نے **Culture of Dominance** کے متعلق اپنی تحقیق پیش کی۔

موصوفہ نے بتایا کہ انہوں نے اپنا تحقیقی مواد برگٹ رولس باخر کی کتاب سے لیا ہے جس نے اپنی کتاب میں Culture of Dominance کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ مصنف نے لکھا ہے کہ کلچر آف ڈومیننس سے مراد ترقی کی آخری منزلیں طے کرنے کے بعد خود کو سب سے بہتر اور دوسروں کو حقیر جان کر اپنی سوچ وافکار کا غلبہ قائم کرنا ہے۔ اس عمل میں انسان کی قدر و قیمت صرف معاشی ترازو میں تولی جاتی ہے اور باقی انسانی تعلقات کی اہمیت ختم ہوجاتی ہے۔

اسی موضوع میں ایک جز 'لاسمتی' (disorientation) کا آجاتا ہے۔ یعنی انسانوں کا مقصد حیات صرف دنیاوی و مادی خواہشات رہ جاتا ہے۔ آزادی وخوشحالی کی قیمت معاشرہ لوگوں کی 'لاسمتی' (disorientation) کی صورت میں ادا کرتا ہے۔

پھر کلچر آف ڈومیننس مرد و زن کے قدرتی توازن کو بھی خراب کردیتا ہے۔ تحریک نسواں جیسی تحریک کو چند عورتوں کا گروہ پوری دنیا پر لاگو کرنا چاہتا ہے حالانکہ ساری عورتیں اس کے حق میں نہیں ہیں بلکہ وہ اپنی فطرت کے مطابق رہنا چاہتی ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوفہ کو ہدایت فرمائی کہ جس جرمن مصنفہ کی کتاب میں سے مواد لیا ہے اس کو 'اسلامی اصول کی فلاسفی' دیں۔

اس کے بعد عزیزہ عدیلہ اسلم محمود نے احمدیہ **جماعت جرمنی کے پریس کے روابط کے طریق پر** اپنی presentation دی۔

موصوفہ نے بتایا کہ آج کل کے دور میں روابط بڑھانے کے جدید طریقے آگئے ہیں۔ خاص طور پر انٹرنیٹ کے ذریعہ کافی ترقی اس میدان میں آچکی ہے۔ جرمن قوم کے نظریہ کے مطابق ...... میں کافی نقطے ہیں جن سے یہ قوم فرق کرتی ہے لیکن ایک سروے کے مطابق جن جرمنوں کا ...... کے ساتھ تعلق ہے وہ ...... کی بہتر تصویر رکھتے ہیں۔ اس لحاظ سے بہت ضروری ہے کہ ہم اپنے تعلقات بہتر کریں۔ قوم کے ساتھ بھی اور یہاں کے میڈیا کے ساتھ بھی۔

یوں تو جرمن جماعت (دعوت الی اللہ کی) دوڑ میں کافی آگے ہے اور ہمارے روابط بھی کافی بہتر ہیں لیکن پھر بھی نیشنل سطح پر اس چیز کی خاص ضرورت ہے کہ روابط مزید بہتر کئے جائیں کیونکہ جب یہ بہتر ہوجائیں تو ہم میڈیا کے لئے دین کی اول آواز بن جائیں گے۔

موصوفہ نے بتایا کہ روابط بہتر کرنے کیلئے جماعت کے پاس بہت سے مواقع ہیں کیونکہ ہمارے لوکل سطح پر پریس کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں۔ ذیلی تنظیمیں کافی active ہیں اور جرمنی میں جماعت کو پُرامن سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس حوالہ سے ابھی بہت سا کام ہونا باقی ہے۔

موصوفہ نے بتایا کہ وہ ابھی اس پر کام کررہی ہیں۔ نیز موصوفہ نے حضورانور سے دعا کی درخواست کی کہ جماعت جرمنی اس فیلڈ میں بھی ترقی کرے تاکہ ہمارا پیغام جرمن لوگوں تک بہتر رنگ میں پہنچ سکے۔

سوال وجواب

ان presentations کے بعد سوال وجواب کا سلسلہ شروع ہوا جس میں مختلف طالبات نے مذہب کے علاوہ مختلف شعبہ ہائے زندگی اور علوم کے متعلق حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات پوچھے۔

میڈیسن پڑھنے والی ایک طالبہ نے سوال کیا کہ اگر کسی مریض کی صحت اتنی بگڑ جائے کہ وہ صرف مشینوں پر ہی زندہ ہو اور اس کی ذہنی activity بھی زیرو ہو۔ تو اس صورت میں کیا کرنا چاہیئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر برین(brain) dead ہو جائے اور آپ اس کو آرٹیفیشل breathing کروا رہے ہیں اور اس کو ventilator پر رکھا ہوا ہے تو اس سے آپ بلاوجہ زندگی تو لمبی کر سکتی ہیں کہ مگر زندگی کی quality نہیں بڑھا سکتیں۔ اس لئے اس کا فائدہ کوئی نہیں ہے۔ مجھ سے جب بھی کوئی مشورہ کرتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ چوبیس گھنٹے تک مشین لگاؤ اور پھر اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہو جاؤ اور چھوڑ دو کہ اس کا وقت آ گیا ہے۔ چوبیس گھنٹے سے زیادہ استعمال نہیں کرنی چاہئیں۔ یہ بھی تکلیف دینے والی بات ہے۔ اگر بالفرض وہ مشین اتارنے کے بعد کچھ دیر زندہ رہ بھی جاتا ہے تو مریض کا برین تو damage ہوا ہوا ہے۔ سامنے نعش پڑی ہے جو سانس لے رہی ہے۔

اگر کوئی قومہ میں چلا جاتا ہے تو اس کا کیس different ہے۔ قومہ کی situation بالکل اور ہے۔

لیکن جب برین dead ہو جائے تو مشینوں پر نہیں رکھنا چاہئے۔ زیادہ سے زیادہ چوبیس گھنٹے وہ بھی اپنی تسلی کیلئے کہ کاش ہم یہ کر لیتے تو یہ ہو جاتا۔

اسی طالبہ نے سوال کیا کہ حضور انور نے خطاب میں فرمایا تھا کہ ہاتھ اور پاؤں سجے ہوئے ہوں تو وہ بھی زینت ظاہر کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ تو پھر جب ہم باہر جاتے ہیں تو نیل پالش وغیرہ بھی نہ لگایا کریں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

زیادہ سجا کر نہ جایا کرو۔ سٹوڈنٹس کو تو ویسے بھی سادہ ہونا چاہئے۔ یہاں کے سٹوڈنٹس تو زیادہ casual رہتے ہیں۔ جتنے ہمارے ایشین یا پاکستانی سٹوڈنٹس فیشن کرتے ہیں، جرمن سٹوڈنٹس تو اتنا فیشن نہیں کرتے۔ اس لئے آپ بھی نہ کریں۔ ضروری تو نہیں ہے کہ رنگا رنگ کی سونے کی انگوٹھیاں پہن لیں اور اس کے اوپر مہندی لگا کر بن سنور کر پھرنا ہے۔ عید اور شادیوں کے موقع ہوتے ہیں اس وقت اور بات ہے۔ اس وقت کر لینا چاہئے۔ لیکن مستقل فیشن پر اتنا زیادہ جانا درست نہیں۔ اس ماحول میں جو اچھی چیز ہے وہ لے لو اور جو ان کا ننگ ہے اس کو چھوڑ دو۔

پھر ایک طالبہ نے سوال کیا کہ اس سال پوپ بینڈکٹ اپنی کرسی چھوڑ گیا ہے۔ اپنے اس اقدام پر اس نے جو argument دیا اس کے بارے میں حضور کی کیا رائے ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں جرمنی میں بہت سارے کیتھولک اس کے followers ہیں ان میں سے ایک عورت کا بیان آیا تھا کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اگر پوپ نے پہلے کہا تھا کہ مجھے خدا نے بنایا ہے تو پھر اس نے خدا کی مرضی کے خلاف کیوں بات کی ہے؟ خدا نے تو اسے lifelong بنایا تھا اور وہ اس کی وجہ سے بڑے shock میں چلی گئی تھی۔ اسی طرح کئی کیتھولک(Catholics) ہیں جو شاک میں چلے گئے تھے۔ یہ دوسرا کیتھولک پوپ ہے جس نے پچھلے پانچ سات سو سال میں چھوڑا ہے۔ بہر حال جب ان کا نظام کہتا ہے کہ چھوڑ دو تو چھوڑ دو لیکن پھر یہ نہ کہو کہ خدا نے بنایا ہے بلکہ کہو کہ میں بیمار ہو گیا ہوں اور یہ کام نہیں کر سکتا۔

پھر اس بچی نے سوال کیا کہ اس کی جگہ جو نیا پوپ بنا ہے وہ کہتا ہے کہ میں غریبوں کا پوپ ہوں۔ اس کے بارہ میں حضور انور کا کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

اگر وہ غریبوں کا پوپ ہے تو بے شک خدمت کرے۔ ہم نے اس کو منع تو نہیں کرنا۔ اچھی بات ہے کہ غریبوں کا حق ادا کرے۔ لیکن اس طرح نہیں کہ جو عیسائی غریب ہیں ان کا حق ادا کر دیا اور باقیوں کا نہیں کیا۔ غریبوں کا پوپ ہے تو پھر ویسٹرن پاورز اور امیر ملکوں سے کہے کہ تم جو بے تحاشا grain ضائع کرتے ہو اور تم سمندر میں پھینک دیتے ہو۔ اور جو بے تحاشا دودھ اور مکھن اور پنیر ضائع کر دیتے ہیں وہ کھانے پینے کیلئے غریبوں کو دے دیں جہاں starvation ہے۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ کیا جسم اور روح دونوں different مادے ہیں یا ایک ہی چیز کے دو حصے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جسم میں روح ہوتی ہے اور روح کیلئے جسم کا ہونا ضروری نہیں۔ جب آپ کی وفات ہو جاتی ہے تو روح اپنی جگہ پر اللہ تعالیٰ کے پاس چلی جاتی ہے جہاں جزاء سزا اور سوال و جواب ہوتے ہیں۔ لیکن بہر حال جسم کے اندر روح ہوتی ہے۔ جب uterus میں بچہ بن رہا ہوتا ہے اور ایک وقت کے بعد جب اس میں جان پیدا ہونی شروع ہوتی ہے تو اس وقت اس میں روح پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ پہلے دن سے ہی اس میں روح آ جاتی ہے اور آہستہ آہستہ develope ہوتی ہے۔ جب بھی اس میں زندگی کے آثار آ جائیں تو وہ دراصل روح ہی ہوتی ہے۔ جسم تو ایک مادی چیز ہے اور جو چیز زندگی ہے وہ روح ہے۔ تو یہ دونوں چیزیں اس طرح سے الگ الگ ہیں کہ جسم کے اندر روح ہے مگر روح کے اندر جسم کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ جب مادی جسم سے روح نکلتی ہے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اگلے جہان میں جاؤ گے تو مختلف قسم کا جسم مل جائے گا اور وہ ایک روحانی جسم ہو گا جس کا تصور نہیں ہو سکتا۔

پھر ایک طالبہ نے سوال کیا کہ ان سے ایک غیر از جماعت نے سوال کیا تھا جو بچوں پر ظلم ہوتا ہے تو اسلام اس کے بارہ میں کیا کہتا ہے؟ یہ ظلم کیوں ہوتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلام نے اس کے متعلق کیا کہنا ہے؟ جو ماں اپنے بچے کو مارتی ہے وہ ظلم کرتی ہے اور اس کو اس کی سزا ملے گی۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ بچوں سے شفقت کا سلوک کرو۔ اس میں بچہ کا تو کوئی قصور نہیں ہوتا بلکہ بڑوں کا پاگل پن ہوتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ میں اس کو شرک سمجھتا ہوں کہ بچوں کو بلاوجہ مارا جائے۔ ان کی تربیت کرنی ہے تو اصلاح کیلئے ان کو آرام سے، پیار سے سمجھاؤ اور پھر ان کیلئے دعا کرو۔ اگر تم لوگ سمجھتے ہو کہ تم مار کر بچے کی اصلاح کر لو گے تو اس کا مطلب ہے کہ تم خدا بننے کا دعویٰ کرنا چاہتے ہو اور (دین) یہی کہتا ہے کہ خدا نہ بنو۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب جنگیں ہوا کرتی تھیں تو قیدی خواتین کو بانٹ دیا جاتا تھا تو کیا ان سے تعلق قائم کرنا جائز تھا؟ اور اگر خدانخواستہ آجکل کچھ ایسا ہوتا ہے تو کیا یہ اب بھی جائز ہوگا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بات یہ ہے کہ پہلے عربوں کا ایک رواج تھا کہ جنگیں ہوتی تھیں۔ جب ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ پر حملہ کرتا تھا یا آپس میں جنگیں اور لڑائیاں ہوتی تھیں تو دونوں قبیلے جس طرح ایک دوسرے کا مال غنیمت لوٹ لیتے تھے اسی طرح وہ لوگوں کو قیدی بھی بنا لیتے تھے۔ مرد غلام بن جاتے تھے اور عورتیں لونڈیاں بن جاتی تھیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر کہا کہ اب سے غلامی کا دور ختم۔ آخری خطبہ جو حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا اس میں فرمایا کہ کوئی غلام نہیں ہوگا اور کوئی لونڈی نہیں ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پہلے بھی غلام نہیں رکھا۔

جب کوئی قوم حملہ کرتی تھی تو اس وقت کے رواج کے مطابق کہ مردوں کو غلام بنا لیتے تھے اور عورتوں کو قیدی بنا لیتے تھے اور پھر قیدی بنانے کے بعد ان کے متعلق قرآن شریف میں آتا ہے کہ تم ان سے شادیاں کر سکتے ہو۔ لونڈیوں سے حق مہر مقرر کرنے کا لکھا ہوا ہے کہ ان سے نکاح کرو۔ وہ نکاح کر لیتے تھے۔ لیکن پھر حد لگ گئی کہ تم اس سے زیادہ شادیاں نہیں کر سکتے۔ یہ نہیں کہ چار شادیاں آزاد عورتوں سے کر لیں اور چار شادیاں لونڈیوں سے۔ تو غلامی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ میں منع فرما دیا۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ خلفاء خاندان میں ہی کیوں ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

اگر آپ میرے جرمنی کے ہی خطبات اور ایڈریسز غور سے پڑھ لیں اور سن لیں تو آپ کو جواب مل جائے گا۔ میں نے پچھلے سال آرمی کے ہیڈ کوارٹر میں loyalty پر لیکچر دیا تھا۔ تو اس کے بعد وہاں مختلف لوگوں نے سوال کئے تھے اور ان میں ایک ایئر فورس کے کوئی کمانڈر بھی تھے جنہوں نے سوال کیا تھا کہ کیا کوئی یورپین بھی خلیفہ ہو سکتا ہے؟ تو میں نے ان کو جواب دیا تھا کہ یورپین کی کیا بات کرتے ہیں افریقن بھی خلیفہ ہو سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک سسٹم ہے۔ ایک الیکٹورل کالج ہے۔ اس میں کوئی پابندی نہیں ہے کہ فلاں شخص ہی خلیفہ بن سکتا ہے۔ اس الیکٹورل کالج (electoral college) میں مرکزی ناظران شامل ہوتے ہیں، وکلاء شامل ہوتے ہیں، مختلف ملکوں کے امراء شامل ہوتے ہیں۔ اس مرتبہ جو خلافت خامسہ کا انتخاب ہوا ہے اس میں غیر ملکی بھی شامل تھے۔ اس میں سینئر مشنریز کی بھی ایک پرسنٹیج شامل ہوتی ہے۔ اس کے باقاعدہ rules and regulation ہیں۔ باقاعدہ قاعدہ بنا ہوا ہے کہ مشنریز کی کتنی پرسنٹیج آئے گی۔ بڑے ملکوں کے امراء، پاکستان کے بعض بڑے بڑے ضلعوں کے امراء آئیں گے۔ اسی طرح مرکزی ناظران اور وکلاء میں سے آئیں گے۔ اب وہ الیکٹورل کالج ہی elect کرتا ہے۔ اس الیکٹورل کالج میں سارے پاکستانی تو نہیں تھے۔ وہاں کوئی کسی کو نہیں کہتا کہ کس کو ووٹ دینا ہے۔ پانچ یا سات نام پیش ہوتے ہیں۔ **جب خلافت خامسہ کا انتخاب ہوا تو اس وقت بھی میرا خیال ہے سات نام پیش ہوئے تھے۔ یہ میرا خیال ہے کیونکہ جب میں نے اپنا نام سنا تو میرا سر جھک گیا تھا۔ مجھے نہیں پتہ چلا کہ بعد میں کیا ہو رہا ہے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمارے ایک عرب امیر جماعت ہیں انہوں نے کہا کہ میں یہ سوچ کر گیا ہوا تھا کہ میں نے فلاں شخص کے متعلق رائے دینی ہے اور اس کو ووٹ دینا ہے۔ لیکن وہاں جب نام پیش ہوئے اور میں نے دیکھا تو وہ میرے دل سے اُتر گئے اور زبردستی لگتا تھا کہ کوئی فورس ہے جو آپ کے نام پر ہاتھ کھڑا کرا رہی ہے۔ اسی طرح ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ جو حضرت مسیح موعود کے (رفقاء) ہیں ان کو جو پہلی اولاد تھی یعنی ان کے ڈائریکٹ بچے ان میں سے اس الیکٹورل کالج میں شامل ہوتے ہیں۔ تو ان میں سے بھی ایک نے کہا کہ میں فلاں آدمی

کے حق میں ووٹ دینے کیلئے گیا تھا لیکن جب میں نے اس کا چہرہ دیکھا تو میں نے کہا کہ نہیں یہ نہیں ہوسکتا۔ اور پھر انہوں نے اپنی رائے دی۔ تو اللہ تعالیٰ دلوں میں ڈالتا ہے اور ہمارا یہی یقین ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور بندوں کو ایک ذریعہ بناتا ہے اور ان کے دلوں میں ڈالتا ہے۔ بہت سارے لوگوں نے اپنے واقعات لکھے ہوئے ہیں۔ الفضل میں بھی اور اور جگہوں پر بھی چھپے ہوئے ہیں۔ تو ان کے دلوں میں تحریک ہی ہوتی ہے کہ فلاں کو دینا ہے۔ انتخاب سے پہلے کوئی تحریک نہیں ہوتی۔ کوئی نام پیش نہیں ہوتے۔ وہیں پیش ہوتے ہیں۔ بند کمرہ ہوتا ہے۔ مجھ سے بعض عیسائی بھی بعض پوچھتے ہیں کہ کس طرح انتخاب ہوتا ہے۔ تو میں کہہ دیتا ہوں کہ پوپ کی طرح کا ہی بند کمرے میں انتخاب ہوتا ہے لیکن بغیر smoke کے ہوتا ہے اور جو بھی ہوتا ہے تین چار گھنٹے میں فیصلہ ہوجاتا ہے۔ اس لئے **خلیفہ کوئی بھی ہوسکتا ہے۔ بندھا ہوا تو نہیں ہے کہ ضرور خاندان سے ہی ہونا ہے یا پاکستان میں سے ہونا ہے۔ افریقن بھی ہوسکتا ہے اور خلیفۃ المسیح الاول تو خاندان میں سے نہیں تھے۔ باقی ہمارا یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی لوگوں کے دلوں میں ڈالتا ہے۔**

پھر ایک طالبہ نے سوال کیا کہ partition سے پہلے جب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے بہت زیادہ مدد کی تھی کہ پاکستان بن جائے۔ لیکن اگر آج دیکھا جائے کہ پاکستان کے کیا حالات ہیں تو اس وقت پاکستان بنانے میں کیا حکمت تھی؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مصلح موعود نے اس وقت بھی کہا تھا کہ مجھے پتہ ہے کہ بعض مسلمان گروپ اور بعض ایسے طبقے ہیں جنہوں نے پاکستان میں ہماری شدید مخالفت کرنی ہے اور ہوسکتا ہے کہ احمدیوں پر بعض زیادتیاں بھی ہوں۔ لیکن وہاں چونکہ مسلمانوں کا سوال تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا سوال تھا اس لئے ہم بہرحال...... ہیں اور ہم نے ہر حال میں مسلمانوں کا ساتھ دینا ہے۔ باقی یہ لوگ اگر احمدیوں کو صحیح نہیں رکھیں گے تو ختم ہوجائیں گے۔ ہمیں تو کچھ نہیں ہوگا۔ وہ خود ہی ختم ہورہے ہیں۔

ایک طالبہ نے کہا کہ وہ اسلامیات پڑھ رہی ہیں۔ جرمنی میں لوگ ہماری جماعت سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے دلوں میں ہم بیعت کا جذبہ کس طرح پیدا کرسکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں کہہ دیا ہے کہ بیعت کے جذبے تم نے نہیں بھرنے۔ تمہارا کام (دعوت الی اللہ) کرنا ہے۔ تم کئے جاؤ۔ جس کو ہدایت دینی ہوگی میں خود دوں گا۔

حضور انور نے فرمایا:

دوسری بات یہ کہ جماعت تو ان کو اچھی لگتی ہے لیکن کیا ان کو خدا پر بھی یقین ہے؟ جن کو خدا پر یقین نہیں ہے وہ ایک انسانیت کے ناطے تمہاری جماعت کو ایک گروپ کی حیثیت سے، ایک کمیونٹی کی حیثیت سے اچھا سمجھتے ہیں لیکن ان کو مذہب سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ تو پہلے ان کی مذہب کے ساتھ دلچسپی پیدا کرواؤ۔ خدا کی ہستی کا یقین پیدا کرواؤ۔ اس لئے آج میں نے دوپہر کو جو ایڈریس کیا تھا اس میں یہی تھا کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ اس کی کیا کیا صفات ہیں اور وہ کیسے کیسے معجزے دکھاتا ہے۔ وہ جب یہ بات مان جائیں گے تو خود ہی آجائیں گے۔ بہرحال آپ کا کام (دعوت الی اللہ) کرنا ہے۔ یہاں بھی ستر فیصد آبادی خدا پر یقین چھوڑتی جارہی ہے۔ وہ جب بھی مذہب کی طرف دوبارہ آئیں گے تو اس gap کو انشاء اللہ تعالیٰ احمدی پُر کریں گے۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ میں جب بھی یونیورسٹی میں نماز پڑھنا چاہتی ہوں تو ادھر بہت سے سنی اور ترکی ہیں وہ مختلف طریق سے نماز پڑھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مختلف لوگ ہیں۔ افریقہ میں چلے جاؤ تو وہاں مالکی ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اوپر بھی باندھے۔ درمیان میں بھی باندھے اور نیچے بھی باندھے۔ لیکن کسی سے ڈر کر کوئی طریقہ نہیں اپنانا۔ اپنی مرضی سے جس طرح آسانی ہے اس طرح ہاتھ باندھ لیں۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ اسلام میں بزنس کے منافع کی کوئی شرح مقرر ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلام کہتا ہے کہ آپ بزنس کریں اور اس پر جو منافع ہے وہ لیں۔ پہلے ہی سے منافع فکس کرنا جائز نہیں۔ وہ سود ہے اور سود حرام ہے۔ اگر ساٹھ فیصد منافع ہوتا ہے تو ساٹھ فیصد لے لیں۔ اگر بیس فیصد ہوتا ہے تو بیس فیصد لے لیں اور اگر نقصان ہوتا ہے تو نقصان برداشت کریں۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ میں وکالت پڑھ رہی ہوں۔ کیا پڑھائی کرنے کے بعد جج بن سکتی ہوں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

وکالت پڑھ کر گھر بیٹھ کر عورتوں کے حقوق کیلئے کام کریں۔ جج نہ بنیں۔ رہنے دیں۔

ایک طالبہ نے سوال کیا کہ پاکستان میں احمدی ووٹ نہیں دیتے جس پر لوگ کہتے ہیں کہ جماعت اپنے حق کیلئے آواز نہیں اُٹھاتی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں آواز اُٹھانے کا موقع ہوتا ہے وہاں ہم آواز اُٹھاتے ہیں اور جہاں تک ووٹ دینے کا سوال ہے تو میری جو مختلف پریس کانفرنسز ہوئیں اور بیانات آئے ہیں وہ اگر آپ نے سنے ہوں تو آپ کو جواب مل جائے گا۔......

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ مظلوم کی آواز سنتا ہے تو ایک وقت آئے گا جب یہ ہوجائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ قوموں کی زندگی میں تیس چالیس سال اس طرح کے آجانا کوئی ایسی بات نہیں ہوتی۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ اچھا وقت آجائے گا۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ جو بچوں کو vaccination وغیرہ لگاتے ہیں کیا وہ لگانی چاہئیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ضرور لگوانی چاہئیں۔ بعض چیزیں ہیں جن پر ابھی تک پورے تجربے نہیں ہوئے وہ نہ لگوائیں لیکن جو گورنمنٹ کہتی ہے جیسے بعض ماؤں کو بھی لگواتی ہے تو وہ کروالینی چاہئے۔ اسی طرح بچوں کیلئے مختلف doses ہوتی ہیں۔ جیسے پہلے مہینہ، پھر دوسرے مہینہ اور اسی طرح پھر سال کے بعد، پھر تین سال کے بعد تو یہ ساری کروانی چاہئیں۔

ایک طالبہ نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ دنیا کے حالات بہت تیزی سے خراب ہورہے ہیں اور تیسری جنگِ عظیم بہت قریب ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

جو حالات اور جو آثار ہیں وہ ظاہر کررہے ہیں کہ بہت قریب آرہی ہے۔ اور اب تو بہت سے دوسرے لوگوں نے بھی کہنا شروع کردیا ہے۔ بلکہ پچھلے دنوں رشیا کے فارن منسٹر نے بھی اس طرح کی statement دی تھی کہ اگر سیریا کو انہوں نے زیادہ چھیڑا تو ایک عالمی جنگ شروع ہوجائے گی۔ تو حالات تو ایسے ہی ہیں۔ اب سیریا میں بھی حالات اسی طرف جارہے ہیں۔ ترکی میں بھی شروع ہوگیا ہے۔ سارے مسلمان ملکوں میں اس طرح ہورہا ہے۔ لیکن میں نے یہ نہیں کہا کہ یہ ایسی تقدیر ہے جو ٹل نہیں سکتی۔ میں نے تو یہ بھی کہا تھا کہ دعا کریں کہ ٹل جائے۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا اسلامی حکومت میں مذہب اور حکومت علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

خلافت کا تو حکومت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا ان رشتہ داروں کو جو جماعت پر اعتراض کرتے رہتے ہیں جلسہ پر آنے کی دعوت دینی چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر وہ آنا چاہیں تو جماعت کو بتا کر، جماعت کے نظام سے اجازت لے کر کہ یہ ہمارے عزیز ہیں اور غیر احمدی ہیں ان کو لیکر آئیں اور جلسہ میں شامل کریں۔ وہ اعتراض بے شک کرتے رہیں بس وہ شرارت نہ کریں۔ ربوہ میں بہت سارے لوگ جلسہ پر آتے تھے اور قادیان میں بھی آتے تھے۔ بعض تو زبردستی اپنے رشتہ داروں کو لے کر آتے تھے۔ اس کے بعد یا تو اعتراض سے ان کے منہ بند ہوجاتے تھے یا وہ بیعت کرکے چلے جاتے تھے۔

ایک بچی نے سوال کیا کہ مربیان سلسلہ کی بیویوں کو پڑھائی میں مضامین کا انتخاب کرتے ہوئے کن مضامین کی طرف توجہ دینی چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دین کا علم تو بہرحال حاصل کرنا چاہئے۔ دینی علم سب سے زیادہ ضروری ہے۔ ان کیلئے بہتر یہی ہے کہ پڑھ لکھ کر پھر گھر کو سنبھال لیں۔

طالبات کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ پروگرام نو بجکر پچاس منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بیعت کی برکت

حضرت مولوی حسن علی صاحب تو مسیح موعود کی بیعت کی ایک برکت یہ بیان فرماتے ہیں کہ نشوں سے نجات مل گئی۔

”پوچھو کہ مرزا صاحب سے مل کر کیا نفع ہوا۔ اجی! بے نفع ہوئے کیا میں دیوانہ ہوگیا تھا کہ ناحق بدنامی کا ٹوکرا سر پر اٹھالیتا اور مالی حالت کو سخت پریشانی میں ڈال دیتا۔ کیا کہوں، کیا ہوا، مردہ تھا زندہ ہو چلا ہوں۔ گناہوں کا اعلانیہ ذکر کرنا اچھا نہیں، ایک چھوٹی سی بات سناتا ہوں۔ اس نالائق کو تیس برس سے ایک قابل نفرت یہ بات بھی تھی کہ حقہ پیا کرتا تھا۔ بارہا دوستوں نے سمجھایا خود بھی کئی بار قصد کیا لیکن روحانی قویٰ کمزور ہونے کی وجہ سے اس پرانی زبردست عادت پر قادر نہ ہوسکا۔ حضرت مرزا صاحب کی باطنی توجہ کا یہ اثر ہوا کہ آج قریب ایک برس کا عرصہ ہوتا ہے کہ پھر اس کمبخت کو منہ نہیں لگایا۔

(رفقاء احمد جلد 14 ص 56)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ضرورت اساتذہ

(بیوت الحمد ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

۞ نظارت تعلیم کے تحت بیوت الحمد ہائیر سیکنڈری سکول میں ہائی کلاسز کیلئے خواتین اساتذہ کی آسامیوں پر ٹیچرز درکار ہیں۔

سائنس ٹیچر : کم از کم تعلیمی قابلیت ایم ایس سی یا بی ایس سی (بائیو سائنسز) کیمسٹری، فزکس، میتھ

خواہشمند خواتین درخواست جمع کرواسکتی ہیں درخواست دینے کیلئے ایک سادہ کاغذ پر ناظر صاحب تعلیم کے نام درخواست، اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول اور نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم کے دفتر یا ویب سائیٹ سے لئے جاسکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

۞ مکرم محمد ارشد قریشی صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ محترمہ سعیدہ احسن صاحبہ ایم اے سابق لیکچرار جامعہ نصرت و سابق پرنسپل عائشہ دینیات کا حال ہی میں مریم میڈیکل سنٹر ربوہ میں آپریشن ہوا ہے۔ موصوفہ آپریشن کے بعد اب گھر آ گئی ہیں۔ ان کی حالت اب بفضل اللہ تعالیٰ روبصحت ہے۔

نیز خاکسار کی بھاوجہ محترمہ شمس النساء بیگم صاحبہ بیوہ مکرم قریشی محمد اسلم صاحب مرحوم مربی ماریشس وٹرینیڈاڈ ان دنوں کینیڈا کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ ان کی صحت کے بارے میں تشویش لاحق ہے۔ احباب کرام سے ہر دو مریضوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

۞ مکرم مبارک احمد شاہد صاحب کارکن نظامت جائیداد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے ہم زلف مکرم منیر احمد جاوید صاحب سبزہ زار لاہور حال جرمنی کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت اساتذہ

(مریم گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

۞ نظارت تعلیم کے تحت مریم گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ میں مڈل اور ہائی کلاسز کیلئے خواتین اساتذہ کی آسامیوں پر صبح اور شام کی کلاسز کیلئے ٹیچرز درکار ہیں۔

فائن آرٹس ٹیچر : تعلیمی قابلیت کم از کم بی اے فائن آرٹس + ڈپلومہ ڈیزائننگ، پینٹنگ

سپورٹس ٹیچر : تعلیمی قابلیت۔ ایم اے فزیکل ایجوکیشن یا بی اے فزیکل ایجوکیشن + ڈپلومہ ہولڈرز

سائنس ٹیچر (مڈل اور ہائی) : تعلیمی قابلیت ایم ایس سی یا بی ایس سی (بائیو سائنسز)، کیمسٹری، فزکس، میتھ

خواہشمند خواتین درخواست جمع کرواسکتی ہیں درخواست دینے کیلئے ایک سادہ کاغذ پر ناظر صاحب تعلیم کے نام درخواست، اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول اور نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم کے دفتر یا ویب سائٹ سے لئے جاسکتے ہیں۔ (نظارت تعلیم)

گمشدہ والٹ

۞ مکرمہ منصورہ مظفر صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نصیر آباد غالب ربوہ تحریر کرتی ہیں۔ مورخہ 29 جولائی کو بازار میں میرا بلیک کلر کا والٹ گر گیا ہے جس میں 5300 روپے اور شناختی کارڈ تھا اگر کسی کو ملے تو فون نمبر 0333-9793957 پر اطلاع دیں۔

تبدیلی نام

۞ مکرمہ راشدہ فضیلت صاحبہ زوجہ مکرم انس احمد صاحب تحریر کرتی ہیں کہ میں نے اپنا نام راشدہ بیگم سے تبدیل کر کے راشدہ فضیلت رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

کاشف جیولرز

گولبازار ربوہ

میاں غلام مرتضیٰ محمود

فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

عید کارڈ کے متعلق حضرت مصلح موعود کا ارشاد

1917ء میں عید الفطر کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے نام بھی رنگین عید کارڈ باہر سے آئے۔ اس سلسلہ میں حضور نے فرمایا:

یہ اسراف ہے اور بے ضرورت روپیہ ضائع کیا جاتا ہے۔ بہتر ہو کہ لوگ اس کو دین کی (اشاعت) میں خرچ کریں۔ ہم نے دیکھا ہے کہ نوجوان اور چھوٹے بچوں میں اس کا بہت رواج ہے بچے بلکہ بعض ادھیڑ عمر کے لوگ بڑی بڑی قیمت کے کارڈ خرید کر پھر لفافوں میں بند کر کے دوستوں کو بھیجتے ہیں۔ یہ بہت برا دستور ہے احباب کو چاہئے کہ اس رسم کو ترک کر دیں اور سب سے پہلے قادیان میں اس پر عمل ہو۔ اگر کوئی دکان دار لائے تو اس سے نہ خریدے جائیں۔ لوکل سیکرٹری صاحب کی توجہ درکار ہے۔ کیونکہ یہ فضول خرچی ہے اور (دین) فضول خرچی کو نفرت کی نظر سے دیکھتا ہے۔

(الفضل 15 ستمبر 1917ء)

نظارت تعلیم کے تعلیمی ادارہ جات کے ایف اے کے نتائج

نظارت تعلیم کے زیر اہتمام تمام تعلیمی ادارہ جات کے کلاس فرسٹ ائیر سیکنڈ ائیر کا رزلٹ سال 13-2012 اس طرح ہے۔

کلاس فرسٹ ائیر

گریڈ	نصرت جہاں اکیڈمی بوائز کالج	ناصر ہائیر سیکنڈری سکول	مریم صدیقہ سکول
A+	01	0	01
A	01	0	9
B	12	6	24
C	15	15	25
D	16	31	10
E	11	15	01
F	03	10	0
غیر حاضر	6	01	3
کل تعداد	65	78	73

کلاس سیکنڈ ائیر

گریڈ	نصرت جہاں اکیڈمی بوائز کالج	ناصر ہائیر سیکنڈری سکول	مریم صدیقہ سکول
A+	01	0	01
A	9	02	26
B	10	20	26
C	13	19	21
D	12	19	4
E	01	02	0
F	0	0	0
ایک یا زیادہ مضامین میں فیل طلباء	21	22	09
غیر حاضر	0	01	01
کل تعداد	46	63	79

(نظارت تعلیم)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

حضور انور کا اختتامی خطاب جلسہ سالانہ جرمنی سوالات کی شکل میں

بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

سفارشات مجلس شوریٰ 2013ء کی روشنی میں خطبات جمعہ وخطابات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ جوابات کی اشاعت سے قبل آپ اپنے جوابات درج ذیل پتہ پر بھیج سکتے ہیں۔ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔ یہ جوابات درج ذیل ایڈریس پر میل بھی کئے جاسکتے ہیں۔ (nazarat.markazia@gmail.com)

5 بہترین جوابات دینے والے احباب کے نام الفضل میں شائع کئے جائیں گے۔

سوالات اختتامی خطاب

جلسہ سالانہ جرمنی 2013ء

س: حضور انور نے یہ خطاب کب اور کہاں ارشاد فرمایا؟

س: حضور انور نے خطاب کے آغاز میں کونسی آیت کی تلاوت فرمائی اور اس میں کیا مضمون بیان کیا گیا ہے؟

س: حضور انور نے آنحضرت ﷺ کے کس عظیم خلق کا تذکرہ فرمایا؟

س: آنحضرت ﷺ کی رحمت سے کون فیض یاب ہوئے؟

س: قرآن کریم زندگی کے کن پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے؟

س: حضور انور نے اپنی کس فکر کا اظہار فرمایا ہے؟

س: حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی کن خوش کن پیشگوئیوں کا تذکرہ فرمایا؟

س: حضرت مسیح موعود نے خلافت کے نظام کے جاری رہنے اور جماعت کی ترقیات کی خوشخبری دیتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

س: ایک پاکستانی جرنلسٹ سے حضور انور نے کیا ارشاد فرمایا؟

س: آج دنیا کا میڈیا کیا کہنے پر مجبور ہے؟

س: ڈینش کارٹون اپنے اخبار میں شائع کرنے والے ایک اخبار کے مالک نے اپنے آرٹیکل میں کیا لکھا؟

س: بعض مسلمان لیڈروں نے حضور انور سے بعض فنکشنز میں کیا کہا؟

س: امریکہ اور کینیڈا کے اخبارات اور ٹی وی کے ذریعہ ہر طبقہ تک احمدیت کا پیغام پہنچنا کس بات کی دلیل ہے؟

س: حضور انور نے کینیڈا اور امریکہ کے ٹی وی چینلز اور اخباری نمائندوں کو انٹرویو دیتے ہوئے کیا ارشاد فرمایا؟

س: دنیا کو خدا سے دور ہٹتا دیکھ کر آنحضرت ﷺ کی کیا کیفیت تھی؟

س: میں سینکڑوں ہزاروں لوگ کس تلاش میں ہیں؟

س: برکینا فاسو کے مکرم ادریس صاحب کی اللہ تعالیٰ نے کیسے رہنمائی فرمائی؟

س: فرانس کے ایک نو احمدی غفار صاحب کی والدہ کا قبول احمدیت کا واقعہ بیان کریں؟

س: MTA کے ذریعے ناروے کے غیر از جماعت دوست کے ہدایت پانے کا واقعہ بیان کریں؟

س: گیانا کے اسسٹنٹ کمشنر احمدیت میں کیسے داخل ہوئے؟

س: مفتی بلغاریہ کے آدمیوں نے کس طرح بلغاریہ کے احمدیوں کو ان کے بنیادی مؤقف سے ہٹانے کی کوشش کی؟

س: بلغاریہ کی ایک خاتون کو جب جماعت سے انکار کرنے کا کہا گیا تو اس نے کیا جواب دیا؟

س: الجزائر کی احمدی خاتون کی خواب بیان کریں؟

س: عراق سے ایک دوست کس طرح نظام جماعت میں شامل ہوئے؟

س: مراکش کے ایک نو احمدی کا قبول حق کا واقعہ بیان کریں؟

س: سوڈان سے ایک خاتون کا نظام جماعت میں شامل ہونے کا واقعہ بیان کریں۔

س: حضور انور نے الجزائر کی ایک خاتون کا احمدیت میں داخل ہونے کا کس طرح تذکرہ فرمایا؟

س: یمن کی ایک خاتون کا قبول احمدیت کا واقعہ بیان کریں؟

س: بیت المقدس کے اسلام صاحب کا راہ ہدیٰ کو اختیار کرنے کا واقعہ بیان کریں؟

س: حضور انور کے خطبات بسلسلہ آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ سیرت کس طرح برکینا فاسو کے ایک عیسائی کے لئے رہنمائی کا باعث بنے؟

س: جماعت کی مخالفت کرنا کس طرح برکینا فاسو کے نو احمدی کی ہدایت کا باعث بنا؟

س: حضور انور نے اللہ تعالیٰ کی صفت رب العالمین کے متعلق کیا فرمایا؟

س: حضور انور نے ہمیں کس ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی ہے؟

س: حضور انور نے غلامان مسیح موعود کو کیا ہدایات دیں؟

س: حضور انور نے امریکہ اور کبابیر کے احباب کو کیا پیغام دیا؟

س: جلسہ سالانہ جرمنی کی حاضری کیا تھی نیز اس جلسہ میں کتنے ممالک سے لوگ شامل ہوئے؟

س: امریکہ کے جلسہ کی حاضری کیا تھی؟

س: حضور انور کے مہمانوں کے ساتھ پروگرام میں کتنے احباب شامل ہوئے؟

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ جولائی 2013ء مبلغ -/135 روپے بنتا ہے بل کی ادائیگی جلد از جلد کر دیں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں سحر وافطار 2۔اگست

انتہائے سحر	3:52
طلوع آفتاب	5:22
زوال آفتاب	12:14
وقت افطار	7:07

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

2/اگست 2013ء

6:05 am	درس القرآن یکم فروری 1997ء
12:20 pm	راہ ہدیٰ
2:55 pm	درس القرآن 2 فروری 1997ء
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
9:20 pm	خطبہ جمعہ 2/اگست 2013ء

اکسیر موٹاپا
موٹاپا دور کرنے کیلئے مفید دوا
کورس 3 ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

مکان برائے فروخت
ربوہ کے بالکل وسط میں دارالصدر جنوبی ربوہ بالمقابل ایوان محمود مکان 3/13 بمعہ دکانیں برائے فروخت ہے
رابطہ: انس احمد ابڑو حال لندن
فون: 0044-7917275766
(ڈیلر حضرات سے معذرت)

چلتے پھرتے بروکروں سے سیمپل اور ریٹ لیں۔
وہی ورائٹی ہم سے 50 پیسے یا 1 روپیہ کم ریٹ میں لیں
گنیا (معیاری پیمائش) کی گارنٹی کے ساتھ
ہماری خواہش ہے کہ آپ کی لاعلمی کی وجہ سے کوئی ناجائز فائدہ نہ اٹھاسکے۔
اظہر ماربل فیکٹری
15/5 باب الابواب درہ سٹاپ ربوہ
فون فیکٹری: 6215713 گھر: 6215219
پروپرائٹر: رانا محمود احمد موبائل: 0332-7063013

FR-10

وردہ فیبرکس
لان پر سیل جاری ہے۔ آئیں اور فائدہ اٹھائیں۔
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک (دکان گلی کے اندر ہے)
0333-6711362, 047-6213883

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

30 رمضان تک تشخیص اور مشورہ برائے ادویات مفت حاصل کریں۔ کوئی فیس نہیں
اوقات 10 بجے تا 4 بجے تک
F.B سنٹر فار کرانک ڈیزیز
طارق مارکیٹ ربوہ
047-6005688
0300-7705078

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
اٹھوال فیبرکس
لان کی ورائٹی پر زبردست سیل سیل سیل
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
الطاف احمد اٹھوال: 0333-7231544

عورتوں، مردوں اور بچوں کے مشہور معالج

ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
خداوند کریم کی رحمت سے 100 سال کے عرصہ سے لاکھوں مایوس مریضوں کو صحت یاب کر کے دعائیں حاصل کر رہا ہے
حکیم عبدالحمید اعوان (مرحوم)
چشمہ فیض
مطب حمید کا مشہور دواخانہ
خدمت اور شفاء کے 100 سال 1911ء سے 2011ء
ہر ماہ کی 5-4-3 تاریخ کو فیصل آباد عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/9 مکان نمبر P-234 فیصل آباد فون: 041-2622223 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 7-6 تاریخ کو ربوہ (چناب نگر) دکان اقصیٰ چوک مکان نمبر P-7/C رحمان کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 047-6212755,6212855 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 12-11-10 تاریخ کو راولپنڈی NW-741 دوکان نمبر 1 کالی ٹینکی نزد ظہور الٹرا ساؤنڈ سید پور روڈ راولپنڈی فون: 051-4410945 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو سرگودھا 49 ٹیل مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری بورڈ آف ایجوکیشن فیصل آباد روڈ سرگودھا فون: 048-3214338 موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ کی 20-19-18 تاریخ کو لاہور شاپ نمبر 4 بلاک 47/A قیصر پارک بالمقابل گرڈ اسٹیشن گلشن راوی روڈ لاہور فون: 042-7411903 موبائل: 0302-6644388
ہر ماہ کی 24-23 تاریخ کو ہارون آباد ضیا شہید روڈ ہارون آباد ضلع بہاولنگر فون: 063-2250612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ کی 27-26-25 تاریخ کو ملتان حضوری باغ روڈ نزد پرانی کوتوالی گھنٹہ گھر ملتان فون 061-4542502 موبائل: 0300-9644528
ہیڈ آفس مطب حمید پنڈی بائی پاس نزد شیل پٹرول پمپ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel:055-3891024, 3892571. Fax:+92-55-3894271 E-mail:matabhameed@live.com
سب آفس مطب حمید گرین بلڈنگ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
Tel: 055-4219065, 055-4218534 E-mail: matabhameed@hotmail.com